جب اللہ کی شریعت موجود نہ رہے

تو امت بکھر کر رسوا ہو جاتی ہے

ربیع الثانی 1447

اس منظر پر غور کریں۔۔ ایک اندھیر نگری کو سوچیں جہاں مسجدیں کھلی ہیں، اذان کی صدائیں بلند ہیں، قرآن کی تلاوت بھی جاری ہے، لیکن حدود اللہ قائم نہیں، توحید کا بول بالا نہیں، نہ نیکی کا حکم دیا جاتا ہے نہ ہی برائی سے روکا جاتا ہے۔

سامنے بلند و بالا پرچم نظر آرہے ہیں، آئین کی توثیق ہو رہی ہے، اور افواج وفاداری کا حلف بھی اٹھا رہی ہیں، لیکن یہ وفاداری اللہ کے لیے نہیں ہے بلکہ ملک کے لیے، صدر کے لیے، پارٹی کے لیے اور آئین کے لیے ہے۔

ہائے افسوس! شریعت کو معطل کرنے والا کون ہے؟ اسے بدلنے والا کون ہے؟ وہ کون ہے جو مسلمانوں پر کافر مغربی حکومتوں کی فرمانروائی چلنے پر راضی ہے اور اللہ کے قانون کا مطالبہ کرنے والوں اور اس کی شریعت کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والوں کو قید و بند کرنے پر مطمئن ہو بیٹھا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {کیا یہ لوگ (پھر سے) جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے؟} [المائدة: ۵۰]

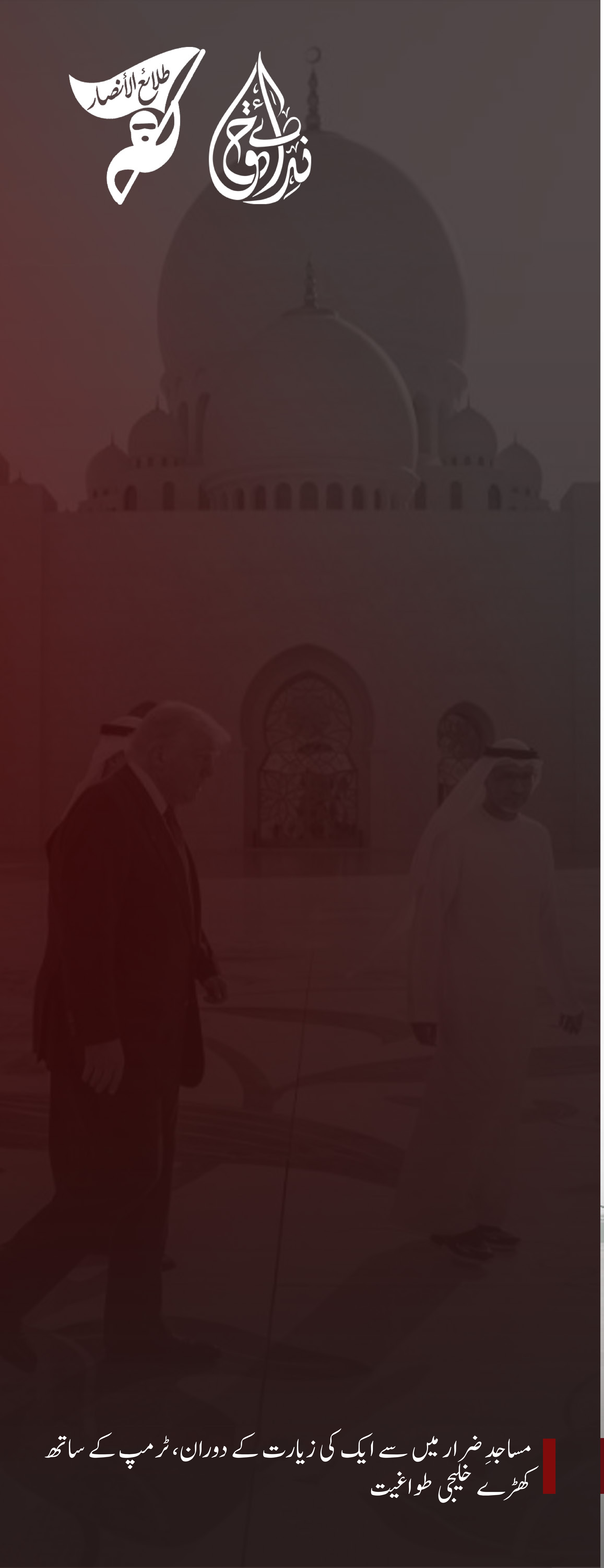

مساجدِ ضرار میں سے ایک کی زیارت کے دوران، ٹرمپ کے ساتھ کھڑے خلیجی طواغیت

اللہ گواہ ہے کہ کتنی آیات معطل کر دی گئیں، اور کتنے موحدین کا لہو صرف یہ کہنے پر بہایا گیا کہ « ہم اللہ کی شریعت چاہتے ہیں »، ان کا مقدر قید وبند یا قتل وپھانسی یا پھر بدنامی ٹھہرے۔

امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں: « اس امت کے آخر والوں کی درستی بھی اسی چیز سے ہو گی جس سے اس کے پہلے والوں کی درستی ہوئی، اور اللہ کی شریعت جب تک دلوں میں قائم نہ ہو تب تک زمین پر بھی قائم نہیں ہو سکتی، اور توحید کے پرچم کے سوا کسی پرچم کی کبھی نصرت نہ کی جائے گی »۔

مسلمانوں کے علاقوں میں قائم صلیبی اڈوں سے اڑنے والے صلیبی اتحاد کے طیاروں سے موصل شہر میں مسلمانوں پر بمباری

اپنے ارد گرد دیکھیں۔۔ عدالتیں قائم کی جاتی ہیں، لوگوں کو قید و بند کیا جاتا ہے، اور خود ساختہ قوانین کے نام پر انہیں سزائیں سنائی جاتی ہیں، پس صدر کو کوسنے والے کو کوڑے مارے جاتے ہیں، مگر اللہ عزوجل کے متعلق بکواس کرنے والے پر حد قائم نہیں کی جاتی

توحید کی نام لیوا جماعت کا قلع قمع کیا جاتا ہے، جبکہ اقوام متحدہ اور ان کے نمائندوں کا کھلے عام استقبال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ہمارے آئین تحریر کریں، اور مسلمانوں کے عمومی و خصوصی معاملات کی تحقیق و تفتیش کریں، پھر جس چیز کو اللہ کی شریعت کے موافق پائیں اسے رد کر دیں، اور جسے ہماری تخلیق کے مقصد سے دور لے جانے والا سمجھیں اسے مان لیں، مگر اصل مصیبت یہ نہیں ہے؛ مصیبت تو یہ ہے کہ اس دخل در معقولات پر ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور انہیں روکا نہیں جاتا، ایسا ان کے مال و دولت کی لالچ میں اور ان کی پابندیاں ہٹا لینے کی کوشش میں کیا جاتا ہے، تو آخر ہم کس ذلت میں مبتلا ہو چکے ہیں اور کس پاتال کو بطورِ دین پسند کر بیٹھے ہیں؟ یہ بھلا ذلت کی کون سی حد اور گھٹیا پن کی کون سی انتہا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: {اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکومت نہ کرے تو یہی لوگ کافر ہیں} [المائدہ: ۴۴]

یہ کتنی عظیم آیت ہے، جسے زبانیں پڑھتی ہیں مگر افعال خیانت کر جاتے ہیں۔

شامی وزیرِ خارجہ نیویورک میں اقوامِ متحدہ کے دفتر کے سامنے شرکیہ پرچم لہراتے ہوئے

جب شرعی قانون موجود نہ رہے تو عزت و شرافت بھی مٹ جاتی ہے، تب امت ذلیل ہو جاتی ہے، دشمن ہر طرف سے چڑھ دوڑتے ہیں اور دلال بڑھ جاتے ہیں، پھر اللہ کی شریعت کا مطالبہ کرنے والا انتہا پسند ٹھہرتا ہے، جبکہ جمہوریت کا دفاع کرنے والا اعتدال پسند قرار پاتا ہے! تب «ہمارا مقصد: اللہ کی رضا» کا نعرہ ایک الزام بن جاتا ہے، اور «ہمارا سردار: ہمارا آئین» ایک قومی اعزاز ہو جاتا ہے ایک مرتبہ مجلۃ النبأ کے کسی شمارے میں بہت گہری بات لکھی تھی: «جب شریعت کی فرمانروائی نہ رہے، الولاء و البراء کا اعلان نہ کیا جائے اور توحید کا بول بالا نہ ہو؛ تب جان لو کہ امت سرنگوں اور شکست خوردہ ہے، پھر چاہے اس کے سجدے ایسے طویل ہو جائیں کہ پیشانیاں سوج جائیں۔

امریکی فوج کا ایک عسکری ماہر عراقی حکومتی افواج کی عسکری تربیت کی نگرانی کرتے ہوئے

آج امت کو تعداد کی نہیں بلکہ عقیدے کی ضرورت ہے، اسے اناشید کی نہیں بلکہ ایسے جوانوں کی ضرورت ہے جو تلوار اور کتاب کے ذریعے زمین پر اللہ کا قانون نافذ کریں، جن کے نہ دل ساز باز کرتے ہوں نہ ہاتھ کانپتے ہوں۔

آج امت کو مغربی ثقافت سے مستعار لیے گئے، مقامی زبانوں میں کہے جانے والے جھوٹے فقروں کی ضرورت نہیں ہے، جیسے کہ یہ نعرہ ہے: (ہم اس کی تعمیر پیار سے کریں گے)، بھلا پیار سے کب کوئی اجڑا دیس بسا ہے یا کوئی کھوئی شان و شوکت لوٹی ہے یا کوئی حکومت قائم رہ پائی ہے؟ اللہ کی قسم! مسلمانوں کے دیس تو بس وہ مرد بساتے ہیں جن کے دلوں میں صرف اللہ کی اور اس کے وفاداروں کی محبت ہوتی ہے، ان کی شان و شوکت صرف اس جہاد کے ذریعے لوٹتی ہے کہ جس سے اللہ کا کلمہ سربلند ہوتا ہے، اور کوئی حکومت صرف اللہ کی شریعت و قانون کے تابعدار عدل و انصاف ہی کے بل پر قائم رہ سکتی ہے۔ ہم عمر بن الخطابؓ کے قول کو کیوں بھول گئے ہیں: « ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے اسلام کے ذریعے عزت بخشی، اب اگر ہم اس کے ماسوا سے عزت تلاشنا چاہیں گے تو اللہ ہمیں ذلیل فرمادے گا »۔

آخر میں، اے شخص جو ظلم دیکھ کر چپ رہ لیتے ہو، اے شخص جو شریعت کا قتل عام ہوتے دیکھ کر بھی ہنس بول لیتے ہو، اے شخص جس نے ملک کی بیعت کرلی ہے اور رب کی بیعت کو چھوڑ دیا ہے:

ذرا ٹھہر کر اپنا جائزہ لو، اور خود سے سچائی کے ساتھ پوچھو: کیا تم ان لوگوں میں سے تو نہیں ہو جنہوں نے کہا کہ: {فرمانروائی صرف اللہ کی ہے}، پھر ایسے جیتے رہے جیسے یہ آیت کبھی نازل ہی نہیں ہوئی؟

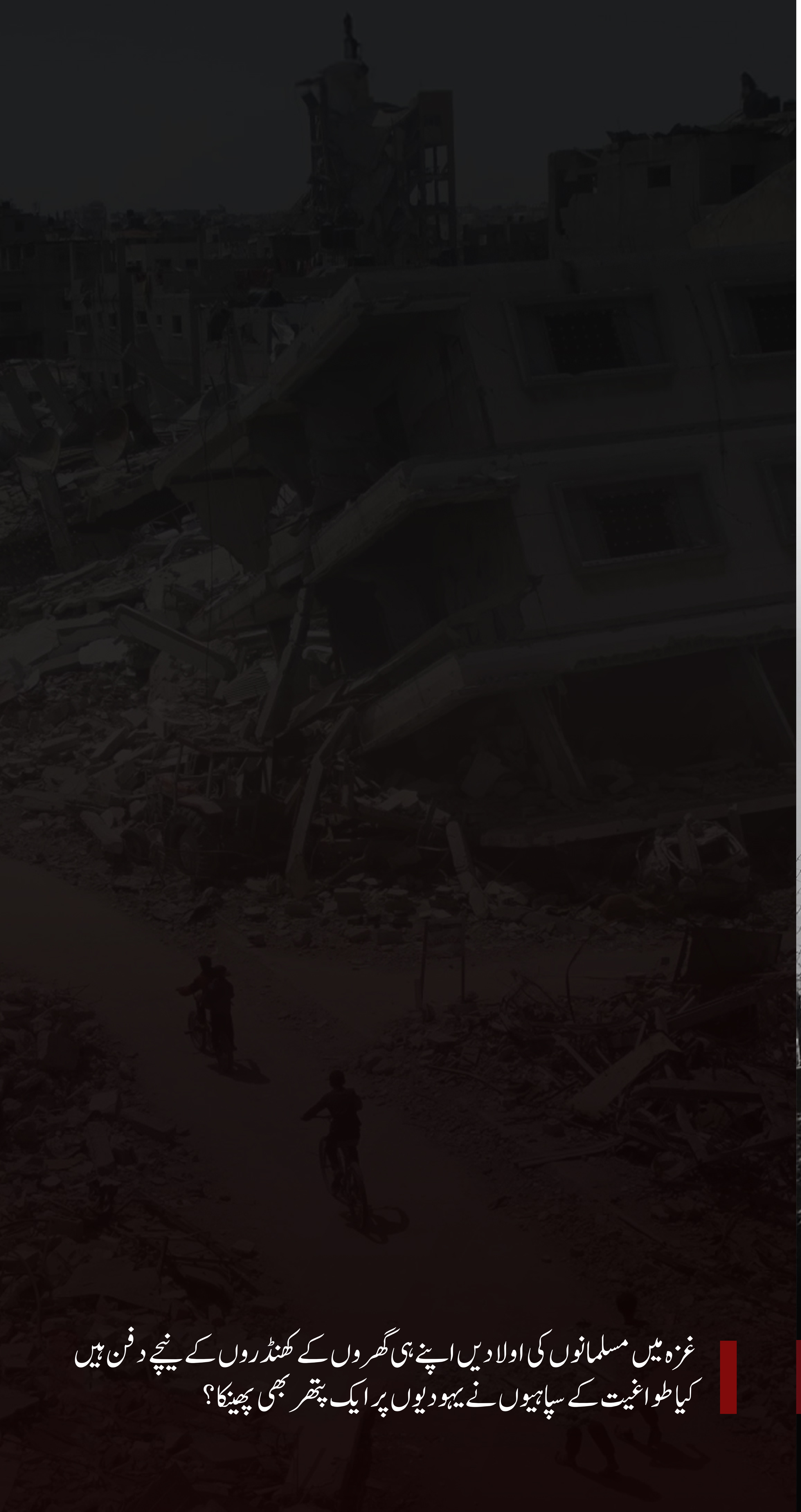

غزہ میں مسلمانوں کی اولادیں اپنے ہی گھروں کے کھنڈروں کے نیچے دفن ہیں
کیا طواغیت کے سپاہیوں نے یہودیوں پر ایک پتھر بھی پھینکا؟

اگرچہ کچھ عرصہ بعد

ندائے حق میڈیا کی جانب سے پیش خدمت ہے

طلائع الانصار کی جانب سے نشر شدہ کتاب کا اردو ترجمہ